بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی

۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰

تاریخ کو قادیان دار الامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے	۲/ صہ
۲۔ خواص و معاونین سے	عہ
۳۔ ہندوستان سے باہر	سے
۴۔ غیر مذاہب والوں سے	۱۲ / سے
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے کم آمدنی والے لوگوں سے	۱۲ / ۶

نوٹ

عہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے

جلد ۱۲ — قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۸ء مطابق ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ — نمبر ۳۲

لنگر خانہ کی طرف توجہ چاہئے

لنگر خانہ کی ضروریات پر ایک سے زیادہ مرتبہ توجہ دلائی گئی ہے لنگر خانہ کے اخراجات دن بدن بڑھ رہے ہیں اور قحط سالی کے سبب سے اور بھی اضافہ ہو گیا ہے اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب یکمشت چندے لنگر خانہ کیلئے دیں اور ماہواری چندے اپنے وقت پر ادا ہوتے رہیں تا کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے اوقات گرامی میں تشویش کی وجہ سے ہرج واقعہ نہ ہو۔ اس تحریک کو معمولی اور عام نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ ڈیپوٹیشن جو مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت کیلئے نکلا ہے۔ اس کے مقاصد میں لنگر خانہ کے لئے یکمشت چندہ جمع کرنا بھی داخل کیا گیا ہے جہاں احباب عمارت مدرسہ کیلئے چندہ دیں۔ لنگر خانہ کیلئے یکمشت چندہ بھی دیں۔ بار بار اس قسم کی تحریکیں کرنے کی ضرورت نہیں لنگر خانہ سب سے اول نصب العین رہنا چاہئے۔ یاد رہے لنگر خانہ کیلئے جس قدر روپیہ بھیجا جاوے وہ براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام بھیجا جاوے ؂

کلمات طیبات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

بقیہ گذشتہ اشاعت بمقام لاہور

یہ ہیں خدا کے نشان اور ان کا نام ہے مابہ الامتیاز۔ خشک مباحثات سے کیا ہو سکتا ہے۔ بھلا کبھی کسی نے دیکھا بھی کہ مباحثہ سے کسی نے ہار منوائی ہو؟ ایک طرف خبط احمدیہ کو لے لو اور دوسری طرف میری کتابوں کو لے لو جن میں یہ پیشگوئی بڑی بسط سے درج ہے۔ پھر مقابلہ کرو کہ کونسا خدا کا کلام ہے اور کونسا شیطان کا۔ اگر یہ امر نطق خدا کی طرف سے اور خدا کے حکم سے نہ ہوتا تو کیا ممکن نہ تھا کہ میں ہی مر جاتا اور وہ زندہ رہتا۔ کیونکہ ظاہر اسباب اس بات کے متقاضی تھے۔ میں اس کی نسبت عمر میں زیادہ تھا اور پھر بیماری بیسیوں لاحق حال تھی۔ مگر برخلاف اس کے وہ مضبوط و توانا اور تندرست تھا۔

یہی نہیں بلکہ اس کے سوا اور بھی جس جس نے مباہلہ کیا وہی ذلیل ہوا۔ ہلاک ہوا۔ غلام دستگیر قصوری۔ محی الدین لکھو کے والا۔ ان لوگوں نے مباہلے کئے اور خود ہی ہلاک ہو کر ہماری صداقت پر ہمیشہ کے واسطے مہریں کر گئے۔ مولوی چراغ دین جموں والا نے میری نسبت پیشگوئی کی کہ طاعون سے مریگا اور مباہلہ کیا مگر دیکھو خود ہی طاعون سے مرا۔ ایک فقیر مرزا تھا اس نے بھی اعلان کیا تھا کہ مرزا رمضان کے مہینے میں مر جائیگا مجھے عرش سے یہ خبر دی گئی ہے۔ آخر جب وہ رمضان کا مہینہ آیا تو خود ہلاک ہو گیا۔ بابو الٰہی بخش صاحب نے بھی ہماری نسبت اپنی کتاب میں طاعون سے مرنے کی پیشگوئی کی تھی مگر آپ لوگ جانتے ہوں گے کہ وہ کس طرح مرے۔ اب بتاؤ کہ

معجزات کے سر پر سینگ

ہوتے ہیں۔ ڈُوئی جو سمندروں کے پار بیٹھا تھا۔ جب وہ ہمارے مقابلہ میں آیا اور ہم نے خدا سے خبر پاکر اس کے واسطے اس کی پُرحسرت ہلاکت کیواسطے پیشگوئی کی تو فوراً اس پر آثار ادبار ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ اور آخر کار بڑی نامرادی سے مفلوج ہو کر اور طرح طرح کے دُکھ اور ذلتیں دیکھتا ہوا ہلاک ہو گیا۔ غرضیکہ اگر ان نشانات کی ایک کتاب بنائی جاوے تو یقین ہے کہ پچاس جزو کی ایک کتاب تیار ہو۔ دیکھو عبد اللہ آتھم بھلا اب کہاں ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے کوئی نیا معجزہ دکھاؤ۔ خدائی نشانات کیا باسی ہو گئے ہیں اور وہ ردی ہو گئے ہیں کہ ان کو رد کر دیا جاتا ہے اور اپنی مرضی کے نشانات مانگے جاتے ہیں۔ خدا کسی کا ماتحت ہو کر نہیں چلنا چاہتا کہ وہ کسی کی مرضی کا تابع ہو۔ وہ نشان دکھاتا ہے مگر اپنی مرضی کے موافق دکھاتا ہے۔ کیا ان سے تسلی نہیں ہوتی۔ کہ اور مانگے جاتے ہیں۔

الغرض قرآن شریف میں آخری زمانہ کے موعود کا نام خلیفہ رکھا گیا ہے اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسیح کے نام سے اس کو یاد کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دو نو نام رکھے ہیں جو کہ ہماری کتاب میں جس کو عرصہ ۲۶ سال ہو گیا کہ چھپ کر شائع ہو گئی اور دوست دشمن کے ہاتھ میں موجود ہے۔ چنانچہ ہمارے ایک الہام میں یوں آیا ہے۔ **انی جاعل فی الارض خلیفہ** اور ایک دوسرے الہام میں ہے کہ **الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم**۔

غرض حدیث اور قرآن شریف کے رو سے اللہ تعالیٰ نے ہمارا ہی یہ نام رکھا ہے۔ اور آنے والا موعود ہمیں ہی مقرر فرمایا ہے۔

مسیح ناصری تو مر گیا اور قرآن شریف میں بار بار اس کی وفات کا ذکر بڑے زور سے کیا گیا ہے وہ تو اب کسی طرح زندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جب اس کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کو بٹھا دیا تو اب بھی اس کا انتظار کرنا کیسی نادانی اور جہالت ہے۔ میرا مدعا یہ ہے کہ لوگ جو اس معاملہ میں بحث کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے مُنہ مانگے نشان دئے جاویں۔ دیکھو صدہا نبی ایسے بھی آئے کہ اُن کی پیشگوئی کسی پہلے کتاب میں نہیں کی گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ سچے نبی کے ساتھ خدا کی ہیبت ہوتی ہے۔ اور جو خدا کی طرف سے آتا ہے اُس کے ساتھ

خدائی نشان اور تائید کا علم

لازمی طور سے ہوتا ہے۔ دیکھو بائیبل۔ انجیل۔ قرآن۔

حدیث میں جن معجزات کا ذکر ہے دشمن اُن کو نہ ماننے کے کئی وجوہ پیدا کر سکتا ہے۔ تحریف تبدیل کا الزام لگا سکتا ہے۔ اور اور رنگ کے دوسرے پہلو کے معنے کر سکتا ہے۔ غرضیکہ گذشتہ امور پر ہی اگر فیصلہ کا انحصار اور دار ومدار ہو تو اس میں بڑے مشکلات پیش آسکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حق و باطل میں خلط ہو اور حق دنیا پر مشتبہ رہے اسی واسطے اس کی سنت ہے کہ وہ تازہ بتازہ نشانات سے امر حق کا ہمیشہ اظہار کرتا رہا ہے۔

چنانچہ اس زمانہ میں بھی جبکہ خدا نے ہمیں مامور کر کے بھیجا اور مسیح موعودؑ اور خاتم الخلفاء ہمارا نام رکھا تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ **قل عندی شہادۃ من اللہ فہل انتم مسلمون** الخ۔ یعنے ساتھ ہی اپنی شہادت اور گواہی بھی عطا فرمائی پس اس وقت ہمارے ساتھ بھی خدا کی شہادت موجود ہے کوئی بھی اعتراض جو منہاج نبوت پر قرآن اور حدیث کے رو سے کیا جاوے ہم اس کا جواب دینے کو ہر وقت تیار ہیں ہر مدعی سے [illegible] یہی ہوتا ہے کہ اس کے صدق دعوے کا ثبوت مانگا جاتا ہے سو ہم [illegible] امتحان کے واسطے ہر وقت تیار ہیں بشرطیکہ منہاج نبوت پر ہو۔

خدا جانے اُن پرانے قصوں میں کیا رکھا ہے کہ یہ لوگ تازہ بتازہ نشانات کو تو نہیں مانتے۔ اور قصوں کے پیچھے پڑتے ہیں۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ قصوں سے تمہیں حاصل ہی کیا؟۔ یہودیوں کے قصے تو تم سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ تو کیا اُن کو مان لو گے۔ ہر ایک قوم میں قصوں کی بھرمار ہے مگر خشک قصے تقویت ایمان اور تازگی روح کے واسطے کوئی فایدہ نہیں پہنچا سکتے۔

قصوں والا ایمان بھی کچھ بودا

ہی ہوتا ہے۔ تازہ بتازہ نشانات اور خدا کی گواہی کو ... جو لوگ نہیں مانتے اُن کی سزا ہی آخر یہی ہے کہ وہ قصے کہانیوں کے پیرو ہوں۔

سوال کیا گیا کہ خلیفہ آنے کا مدعا کیا ہوتا ہے؟

فرمایا اصلاح۔ دیکھو حضرت آدمؑ سے اس نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور ایک مدت دراز کے بعد جب انسانوں کی عملی حالتیں کمزور ہو گئیں اور انسان زندگی کے اصل مدعا اور خدا کی کتاب کی اصل غایت بھول کر ہدایت کی راہ سے دور جا پڑے تو پھر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک مامور اور مرسل کے ذریعہ سے دنیا کو ہدایت کی اور ضلالت کے گڑھے سے نکالا۔ شان کبریائی نے جلوہ دکھایا اور ایک شمع کی طرح نور معرفت دنیا میں دوبارہ قائم کیا گیا۔ ایمان کو نورانی اور روشنی والا ایمان بنا دیا۔

غرض اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی سنت چلی آتی ہے کہ ایک زمانہ گذرنے پر جب پہلے نبی کی تعلیم کو لوگ بھول کر راہ راست اور متاع ایمان اور نور معرفت کو کھو بیٹھتے ہیں اور دُنیا میں ظلمت اور گمراہی فسق و فجور کا چاروں طرف سے خطرناک اندھیرا چھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی صفات جوش مارتی ہیں اور ایک بڑے عظیم الشان انسان کے ذریعہ سے خدا کا نام اور توحید اور اخلاق فاضلہ پھر نئے سر سے دنیا میں اس کی معرفت قائم کر کے خدا کی ہستی کے بیّن ثبوت ہزاروں نشانوں سے دئے جاتے ہیں۔ اور ایسا ہوتا ہے کہ کھویا ہوا عرفان اور گم شدہ تقویٰ طہارت دنیا میں قائم کی جاتی ہے اور ایک عظیم الشان انقلاب واقع ہوتا ہے۔

غرض اسی سنت قدیمہ کے مطابق ہمارا یہ سلسلہ قائم ہوا ہے۔ یاد رکھو کہ ایمان ہی ایمان کو پہچانتا ہے اور روشنی سے روشنی کی شناخت ہوتی ہے۔ سورج دنیا میں موجود ہے مگر جس کی آنکھ میں ہی نور نہ ہو وہ سورج سے فایدہ ہی کیا اُٹھا سکتا ہے۔ مُنہ سے یہ دعوے کر دینا کہ ہمیں کسی امام یا مصلح کی کیا ضرورت ہے بڑا خطرناک ہے۔

میں سچ کہتا ہوں

کہ خدا کے پانے کے واسطے بڑے بڑے سخت مشکلات اور دشوار گذار گھاٹیاں ہیں۔ ایمان صرف اسی کا نام نہیں کہ زبان سے کلمہ پڑھ لیا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**۔ ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے اور ایک ایسے یقین کا نام ہے جس سے جذبات نفسانیہ انسان سے دور ہو جاویں اور ایک گناہ سوز حالت انسان کے اندر پیدا ہو جاوے۔ جن کے وجود میں ایمان کا سچا نور اور حقیقی معرفت پیدا ہو جاتی ہے اُن کی حالت ہی کچھ الگ ہو جاتی ہے۔ وہ دُنیا کے معمولی لوگوں کی طرح نہیں بلکہ **ممتاز** ہوتے ہیں۔

کوئی ایک گناہ چھوڑ کر ایسا مغرور ہو جانا اور مطمئن ہو جانا کہ بس اب ہم مومن بن گئے اور تمام مدار روح ایمان ہم نے طے کر لئے یہ ایک اپنا خیال ہے۔ دیکھو انسان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ ہمیشہ ایک حالت پر قائم نہیں رہتی پس جب تک لمبے تجربہ اور استقامت سے یہ امر بپایہ ثبوت نہ پہنچ جاوے کہ واقعی اب تم نے

خدا کو مقدم کر لیا ہے۔ اور تمہاری حالت گناہ سوز مستقل ہو گئی ہے اور تم کو نفس امارہ اور لوامہ سے نکلکر نفس مطمئنہ عطا کیا گیا ہے اور عملی طور سے سچی پاکیزگی تم نے حاصل کر لی ہے تب تک مطمئن ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

قد افلح من تزکّٰی

فلاح وہ شخص پاوے گا جو اپنے نفس میں پوری پاکیزگی اور تقویٰ طہارت پیدا کر لے۔ اور گناہ اور معاصی کے ارتکاب کا کبھی بھی اس میں دورہ نہ ہو۔ اور ترک شر اور کسب خیر کے دونوں مراتب پورے طور سے یہ شخص طے کر لے تب جا کر کہیں اسے فلاح نصیب ہوتی ہے۔ ایمان کوئی آسان سی بات نہیں۔ جب تک انسان مر ہی نہ جاوے جب تک کہاں ہو سکتا ہے۔ کہ سچا ایمان حاصل ہو۔

دیکھو ایمان کی دو ہی نشانیاں ہیں۔ اول درجہ یہ ہے کہ گناہ کو انسان چھوڑ دے اور ایسی حالت اس کو میسر آجاوے کہ گناہ کرنا گویا آگ میں پڑنا ہے۔ یا کسی کالے سانپ کے مُنہ میں اُنگلی دینا ہے یا کوئی خطرناک زہر کا پیالہ پینے کے برابر ہے۔ پھر یاد رکھو کہ صرف ترک شر ہی نیکی نہیں ہے۔ نیکی اس میں ہے کہ ترک شر کے ساتھ ہی کسب خیر بھی ہو۔ ترک گناہ میں جب انسان اس درجہ تک ترقی کر جاوے تو پھر چاہئے کہ خدا کے منشاء کے موافق سنت رسول پر بڑی سرگرمی سے نیک اعمال کو بجا لاوے۔ اور کوئی روک اس کی طبیعت میں پیدا نہ ہو۔ اور انشراح صدر سے نیکی کرنے پر قادر ہو جاوے۔

دیکھو بعض لوگ فطرتاً ہی ایسے ہوتے ہیں کہ اُن میں بعض قسم کے معاصی کے ارتکاب کی طاقت اور مادہ ہی نہیں ہوتا۔ کیا ایک ایسا شخص جس کو قوت رجولیت دی ہی نہیں گئی یہ شیخی مار سکتا ہے کہ میں زنا نہیں کرتا۔ یا وہ جس کو دن بھر میں دو پیسے کی روٹی بھی بمشکل سے میسر آئی ہے دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں شراب نہیں پیتا۔ یا ایک ضعیف۔ ناتوان۔ کس مپرس جو کہ خود ہی ذلیل و خوار پھرتا ہے کہ سکتا ہے کہ میں ہمیشہ صبر اور تحمل اور بردباری کرتا ہوں اور کسی کا مقابلہ نہیں کرتا عفو کرتا ہوں۔ غرض بعض لوگ فطرتاً ہی ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ بعض گناہوں پر قادر ہی نہیں ہو سکتے۔ ممکن ہے کہ بعض سادہ لوح انسان ایسے بھی ہوں کہ جنہوں نے عمر بھر میں کوئی بھی گناہ نہ کیا ہو۔ پس

صرف ترک ذنوب ہی

نیکی کی شرط نہیں۔ بلکہ کسب خیر بھی اعلےٰ جزو ہے۔ کوئی انسان کامل نہیں ہو سکتا جب تک دونوں قسم کے شربت نہیں پی لیتا۔ سورۃ دھر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک شربت کافوری ہوتا ہے اور دوسرا شربت زنجبیلی۔ یہ مقبولوں اور برگزیدہ لوگوں کو دونوں شربت پلائے جاتے ہیں۔ کافوری شربت کے پینے سے انسان کا دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور گناہ کے قویٰ ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ کافور میں گندے مواد کے دبانے کی تاثیر ہے۔ پس وہ لوگ جن کو شربت کافوری پلایا جاتا ہے۔ اُن کے گناہ والے قویٰ بالکل دب ہی جاتے ہیں اور پھر اُن سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہی نہیں۔ اور ایک قسم کی سکینت جس کو شانتی کہتے ہیں میسّر آجاتی ہے۔ اور ایک نور پانی کی طرح اُترتا ہے جو اُن کے سینے میں سارے گندوں کو دھو ڈالتا ہے۔ اور سفلی زندگی کے تمام تعلقات اُن سے الگ کر دئے جاتے ہیں۔ اور گناہ کی آگ کی بھڑک ہمیشہ کے واسطے ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ مگر یاد رکھو صرف یہی امر نیکی اور خوبی نہیں ہے۔ ایک شخص کا ہمیں واقعہ یاد ہے کہ اس کی کسی نے دعوت کی اور کھانا وغیرہ کھلا چکنے کے بعد میزبان نے اپنے مہمان کی خدمت میں عذر کیا کہ میں جیسا کہ آپ کی خدمت کا حق تھا ادا نہیں کر سکا جیسا کہ قاعدہ ہے اپنی طرف سے معذرت کی۔ مگر مہمان کچھ ایسا شوریدہ مغز تھا کہ میزبان کی اس بات سے بھڑک اُٹھا اور کہنے لگا کہ کیا تم مجھ پر اس طرح سے اپنا احسان جتانا چاہتے ہو۔ تمہارا نہیں بلکہ میرا تم پر بہت بھاری احسان ہے۔ میزبان نے فرمایا کہ یہ اور خوشی کی بات ہے میں وہ بھی جاننا چاہتا ہوں۔ تو اس مہمان نے کہا کہ دیکھو جب تم سامان مہمانداری میں مصروف تھے اور میری طرف سے بالکل بے خبر تھے۔ میں تنہا اس جگہ موجود تھا اگر میں تمہارے اس

مکان میں آگ لگا دیتا

تو تمہارا کتنا نقصان ہوتا۔ پس میں نے تم پر احسان کیا ہے نہ کہ تم نے۔

غرض ترک شر کی یہ ایک مثال ہے۔ مگر یاد رکھو کہ خدا کے سامنے ایسی مثال کوئی پیش نہیں کر سکتا وہاں تو جیسا کرے گا ویسا پاوے گا۔

ترک ذنوب کو اللہ تعالیٰ نے شربت کافوری کی ملونی سے تشبیہ دی ہے۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ یہ ہے کہ انسان کو شربت زنجبیل پلایا جاوے۔ زنجبیل سونٹھ کو کہتے ہیں۔ زنجبیل مرکب ہے لفظ زنا اور جبل سے۔ زنجبیل کی تاثیر ہے کہ حرارت غریزی کو بڑھاتی ہے۔ اور لغوی معنے اس کے ہیں پہاڑ پر چڑھنا۔ اس میں جو نقطہ رکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح سے پہاڑ پر چڑھنا مشکل کام ہے۔ اور وہ اس مقوی چیز کے استعمال سے آسان ہو جاتا ہے اس طرح روحانی نیکی کے پہاڑ پر چڑھنا بھی سخت دشوار ہے وہ روحانی شربت زنجبیل سے آسان ہو جاتا ہے۔

خالص اعمال محض للہ اخلاص اور ثواب کے ماتحت بجا لانا بھی ایک پہاڑ ہے۔ اور سخت دشوار گذار گھاٹی سے مشابہ ہے۔ ہر ایک پاؤں کا یہ کام نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ دیکھو دنیوی امور میں تو ایک ظاہر نتیجہ مدنظر ہوتا ہے اور امر مخصوص کے واسطے کوشش کی جاتی ہے اور ضمیر میں ایک خاص غرض اور مقصد مدنظر رکھکر محنت کی جاتی ہے۔ اور کامیابی کیواسطے کس قدر جان توڑ کوشش کی جاتی ہے حصول عزت اور مدارج پاس کے واسطے کیسی کیسی جانکاہ سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں کہ بعض اوقات انسان اُن محنتوں کی وجہ سے پاگل اور مجنون اور بعض اوقات ایسے عوارض میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ سل اور دق وغیرہ امراض اس کے لاحق حال ہو جاتی ہیں جب دنیوی امتحانات کی گھاٹیاں ایسی مشکل ہیں تو پھر

دینی اور روحانی مقاصد

کی گھاٹیاں جن کے نتائج ابھی ایک قسم کے پردہ غیب میں ہیں اور بعض ظنی طبائع اُن کے وجود اور عدم وجود میں بھی فیصلہ نہیں کر سکتے اُن کے حصول کے واسطے پھر کیسی کیسی محنت اور کوشش کی ضرورت ہے یہ خیال کر لینا کہ ہم ایک پھونک سے خدا تک پہنچ سکتے ہیں اور صرف لسانی اقرار سے ہی پاک ہو سکتے ہیں یہ اُن لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے اصلاح کبھی دیکھی اور نہ سُنی۔

یاد رکھو کہ پاکیزگی کے مراحل بہت دور ہیں۔ اور وہ ان خیالات سے بالاتر ہیں۔ صرف پاکیزگی حاصل کرنا اور سچے طور سے صغائر کبائر سے بچ جانا اُن لوگوں کا کام ہے جو ہر وقت

خدا کو آنکھ کے سامنے رکھتے ہیں

اور فرشتہ سیرت بھی وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ دیکھو ایک بکری کو اگر ایک شیر کے سامنے باندھ دیں تو وہ اپنا کھانا پینا ہی بھول جاوے۔ چہ جائیکہ وہ ادھر ادھر کے کھیتوں میں مُنہ مارے اور لوگوں کی محنت اور جانفشانیوں سے پیدا کی ہوئی کھیتیوں کو کھاوے۔ پس یہی حال انسان کا ہے۔ اگر اس کو یہ یقین ہو کہ

مَیں خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم از کم خدا مجھے دیکھ رہا ہے تو بھلا پھر ممکن ہے کہ کوئی گناہ اس سے سرزد ہو سکے؟ ہرگز نہیں۔ یہ ایک فطرتی قاعدہ ہے کہ جب یقین اور قطعی علم ہو کہ اس جگہ قدم رکھنا ہلاکت ہے یا ایک سوراخ میں جس میں کالا سانپ ہو اور یہ خود اُسے بچشم خود دیکھ بھی لیوے تو کیا اس میں اُنگلی ڈال سکتا ہے؟ یا ایک ایسے جنگل میں جہاں اس کو یقین ہو کہ ایک خونخوار شیر ہے تنہا بغیر کسی ہتھیار کے جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ غرض یہ فطرت انسانی میں ہی رکھا گیا ہے کہ جہاں اس کو ہلاکت کا یقین ہوتا ہے اس جگہ سے بچتا اور پرہیز کرتا ہے۔

جب تک اس درجہ تک خدا کی معرفت نہ ہو جاوے اور یہ یقین پیدا نہ ہو جاوے کہ خدا کی نافرمانی اور گناہ ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے یا ایک خطرناک زہر ہے تب تک حقیقت ایمان کو نہیں سمجھا گیا۔ اور بغیر ایسے کامل یقین اور معرفت کے بھیر

ایمان بھی ادھورا ایمان ہے

وہ ایمان جس کا اعمال پر بھی اثر نہ ہو یا جو ایمان انسانی حالات میں ذرا بھی تبدیلی پیدا نہ کر سکے کس کام کا ایمان ہے۔ اور اس کی کیا فضیلت ہو سکتی ہے۔

جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دنیا کے کاروبار میں آرام سے زندگی بھی بسر کرتے رہیں اور خدا بھی مل جاوے اور انسان پاک بھی ہو جاوے اور اسے کوئی محنت اور کوشش نہ کرنی پڑے یہ بالکل غلط خیال ہے۔ کل انبیاء۔ اولیاء۔ اتقیا۔ اور صالحین کا ایک یہ مجموعی مسئلہ ہے کہ

پاک کرنا خدا کا کام ہے

اور خدا کے اس فضل کے جذب کے واسطے اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم از بس ضروری اور لازمی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ سورج دُنیا میں موجود ہے مگر چشم بینا بھی تو چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا قانون قدرت لغو اور بے فایدہ نہیں ہے۔ جو ذرائع کسی امر کے حصول کے خدا نے بنائے ہیں آخر اُنہیں کی پابندی سے وہ نتایج حاصل ہوتے ہیں۔ کان سُننے کے واسطے خدا نے بنائے ہیں مگر دیکھ نہیں سکتے۔ آنکھ جو دیکھنے کے واسطے بنائی گئی ہے وہ سُننے کا کام نہیں کر سکتی۔ بس اسی طرح خدا کے فضل کے فیضان کے حصول کی جو راہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے اس سے باہر رہ کر کیسے کوئی کامیاب ہو سکتا ہے۔

حقیقی پاکیزگی اور طہارت

ملتی ہے اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ خود خدا نے فرما دیا کہ اگر خدا کے محبوب بننا چاہتے ہو تو رسول صلعم کی پیروی کرو۔ پس وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمیں کسی نبی یا رسول کی کیا ضرورت ہے وہ گویا کہ اللہ تعالےٰ کے قانون قدرت کو باطل کرنا چاہتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے کہ تم پاک نہیں ہو سکتے جب تک کہ میں کسی کو پاک نہ کروں۔ تم اندھے ہو مگر جسے مَیں آنکھیں دوں۔ تم مُردے ہو مگر جسے مَیں زندگی عطا کروں۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سچی تڑپ اور سچی خواہش پیدا کرے۔ اور خدا کی محبت کی پیاس دل میں پیدا کرے تا کہ پھر خدا کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اُٹھائے۔ خدا کی تلاش میں اور اس کی مرضی کے ڈھونڈھنے میں فنا ہو جاوے تا خدا پھر اسے زندہ کرے اور شربت وصال پلاوے۔ اور اگر انسان جلدی کرے گا۔ اور خدا کی چنداں پروا نہ کرے گا۔ یا معمولی طور سے لاپرواہی کرے گا۔ تو پھر یاد رکھو کہ خدا بھی غنیٌ عن العالمین ہے۔ کیا کوئی ہے جو خدا کے قانون کو مٹا سکے؟ جو کہ اس نے فضل کے حصول کے واسطے بنا دیا ہے کہ فضل کے حصول کے امیدوار اور از راہ نیاز اس دروازہ سے داخل ہوں جب اُن کی اُمیدیں پوری ہونگی ورنہ اگر تمام عمر بھی پھر کتے پھریں بجز اس اصلی راہ کے (جو اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے) ہرگز ہرگز منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکینگے۔ خدا نے ایک راہ بتادی ہے۔

ہلاک ہوگا وہ جو پیروی نہ کرے گا

مگر لوگ باوجود سمجھانے کے نہیں سمجھتے۔ اور لاپرواہی کرتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اس راہ کو جس کی ہم ان کو دعوت دیتے ہیں آزما لیں کہ آیا ہم سچ کہتے ہیں یا کہ جھوٹ۔ ہماری طرف سے تو خدا بحث کر رہا ہے۔ اور اُس نے ہماری تائید میں آج تک ہزاروں نشان بھی دکھائے۔ کون شخص ہے جس نے ہمارا کوئی نہ کوئی نشان نہ دیکھا ہو۔ ابھی ایک انگریز امریکہ سے ہمارے پاس آیا تھا۔ وہ خود اقرار کر گیا ہے کہ واقع میں ڈوئی کی پیشگوئی کے عین منشا کے مطابق مرا۔ گر وہ تو خود بڑا تھا۔

غرض ایک ڈوئی کیا ہزاروں روشن اور زبردست نشان موجود ہیں۔ خدا کسی کا محکوم تو ہے نہیں وہ چاہے۔

مُردے زندہ کرے یا زندوں کو مارے

غرض دُنیا کے کاموں کے واسطے اپنی عمریں۔ مال۔ دولت صحت۔ وقت آپ لوگ خرچ کرتے ہیں۔ آخر دین کا بھی حق ہے کہ اس کے لئے بھی کوئی وقت عمر دولت خرچ کی جاوے آپ ولایت میں ساڑھے تین سال رہے مگر ہم کہتے ہیں کہ تین کو جانے دیں وہ باقی کی ساڑھے ہی ہمارے پاس رہ جاویں پھر دیکھیں کہ آپ کے معلومات میں کیا مفید اضافہ ہوتا ہے۔

سوال کیا گیا کہ خاتم النبیین کے کیا معنے ہیں

فرمایا اس کے یہ معنے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں آویگا اور یہ کہ کوئی ایسا نبی آپ صلعم کے بعد نہیں آسکتا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔

رئیس المتصوفین **حضرت ابن عربی** کہتے ہیں کہ

نبوت کا بند ہو جانا اور اسلام کا مر جانا ایک ہی بات ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تو عورتوں کو بھی الہام ہوتا تھا چنانچہ خود حضرت موسیٰ کی ماں سے بھی خدا نے کلام کیا ہے۔ وہ دین ہی کیا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ اس کے برکات اور فیوض آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ اگر اب بھی خدا اُسی طرح سُنتا ہے جس طرح پہلے زمانہ میں سُنتا تھا اور اُسی طرح سے دیکھتا ہے جس طرح پہلے دیکھتا تھا تو کیا وجہ ہے کہ جب پہلے زمانہ میں سُننے اور دیکھنے کی طرح صفت تکلم بھی موجود تھی تو اب کیوں مفقود ہو گئی۔ اگر ایسا ہی ہے تو کیا اندیشہ نہیں کہ کسی وقت خدا کی صفت سُننے کی اور دیکھنے کی بھی معزولی ہو جاوے۔ افسوس ایسے بے ہودہ خیالات پر۔

خدا جس طرح سے پہلے تمام انبیاء کے ساتھ بولتا تھا اور کلام کرتا تھا اُسی طرح اب بھی بولتا ہے۔ چنانچہ ہم خود اس ثبوت کے واسطے موجود ہیں۔ یقین جانو کہ جس طرح خدا دیکھتا اور سُنتا ہے۔ اُسی طرح کلام بھی کرتا ہے۔ بجز اس کے کہ خدا تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات کو اسلام میں ہمیشہ کے

واسطے مانا جاوے۔ اسلام کی زندگی ہی نہیں رہتی اور کبھی عزت ہی نہیں پا سکتا۔ اور اسلام بھی دیگر مذاہب کی طرح ایک بے فیض اور بے برکت مُردہ مذہب رہ جاتا ہے۔

آپ اگر آج اس وقت اس بات کو نہ سمجھو گے تو پھر کسی دوسرے وقت میں سمجھ جاؤ گے۔ اس کے مانے بغیر تو پھر اسلام رہ ہی نہیں سکتا۔ اور آپ کو بھی مانے بغیر چارہ نہیں ہوگا۔ اگر فطرت ہی کسی کی بے پروا ہو۔ تو فطری نقص کو تو کوئی دور کر نہیں سکتا ورنہ اگر فطرت سلیم ہے تو پھر کبھی نہ کبھی کشاں کشاں ادھر آ ہی جاوے گا۔

سوال کیا گیا کہ کیا ایک ہی وقت میں کئی نبی ہو سکتے ہیں؟

فرمایا۔ ہاں۔ خواہ ایک ہی وقت میں ہزار بھی ہو سکتے ہیں مگر چاہئے نبوت اور نشان صداقت ہم انکار نہیں کرتے۔

سوال کیا گیا کہ کیا یہ آخری صدی ہے؟

فرمایا اس کا علم خدا کو ہے۔ وہ قادر ہے کہ ایک زلزلہ سے تمام دُنیا کا خاتمہ کر دے۔ اصل بات یہ ہے کہ آرام اور خوشی کے وقت میں بھی انسان کو ایسے ایسے سوال سوجھتے ہیں۔ اگر کوئی ذرا سی بھی مشکل آجاوے یا ابھی ایک زلزلہ آجاوے اور مکانات لرزنے لگ جاویں اور اس وقت معاً خیال کریں گے کہ قیامت آگئی اور یہی دنیا کے خاتمہ کا وقت ہے۔ اور سچے دل سے خدا کو مان لے گا۔ مگر جب امن ہو جاتا ہے تو پھر ایسے ایسے سوالات ہی سوجھا کرتے ہیں۔

فرمایا

میر محمد اسمٰعیل صاحب نے گذشتہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء والے زلزلے کے متعلق ایک قصہ سُنایا کہ ایک شخص دہریہ تھا اور خدا سے منکر تھا۔ مگر جب زلزلہ آیا وہ بھی رام۔ رام کرنے لگ گیا۔ آخر جب وہ وقت جاتا رہا تو اُس سے سوال کیا گیا کہ تم خدا کے منکر ہو پھر اُس وقت رام رام کیسا تھا۔ شرمندہ سا ہو کر کہنے لگا کہ اصل میں میں نے غلطی ہی کھائی۔ میری عقل ماری گئی تھی۔ غرض خدا چاہے تو صرف ایک ہی زلزلہ سے ہلاک کر دے خدا کے آگے کوئی مشکل بات نہیں اب بھی خدا نے ایک زلزلہ کی خبر دی ہوئی ہے۔ آوے گا اور بغتةً آوے گا۔ ہر کس اپنے اپنے کام میں بے فکری سے مصروف ہوگا۔

فلسفے بھی آرام کی حالت میں

سوجھتے ہیں۔ عذاب نظر آجاوے تو سب کچھ بھول جاتا ہے۔ وہ جو ۴ اپریل والا زلزلہ تھا اُس کی بھی ہم نے قبل از وقت خبر دی تھی۔ اور یہ طاعون جس نے دنیا میں ایک کہرام مچا رکھا ہے اس کی بھی ہم نے قبل از وقت خبر دی ہوئی تھی۔ کتابوں میں اشتہاروں میں اس کو شایع کر دیا تھا۔ کوئی زبانی بات ہی نہیں چنانچہ وہ بعینہٖ بالکل پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہوئی۔ اور ابھی خدا نے بس نہیں کی۔ اس نے دنیا کو متنبہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور نہیں چھوڑے گا جب تک طاقتور حملوں سے دُنیا کو منوا نہ لے گا۔ ہمارے لئے تو ہر رات نئی ہوتی ہے۔ خدا جانے کیا ہونے والا ہے۔ اور کیا کچھ ہوگا۔ ہمیشہ ترساں و لرزاں اور دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔

اطلاع

مَیں نے بارہا خریداران الحکم کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کو درج کرنے سے نظر انداز نہ کیا کریں۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اکثر خریدار اس طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے۔ بعض حضرات تو ایسے ہیں۔ کہ بجائے اس کے کہ نمبر خریداری دیں۔ وہ نام اور پتہ بھی خوش خط نہیں لکھتے۔ بلکہ صرف اپنے دستخط سے ہی گذر جاتے ہیں۔ ایسے حضرات کے خطوط کی تعمیل بھلا کیونکر ہو سکتی ہے۔ پس پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ خریداران خط و کتابت نمبر خریداری کو ضرور درج کیا کریں۔ یاد رہے کہ رجسٹر اصل نمبر، نہ لکھا جاوے۔ کیونکہ اس سے کوئی فایدہ نہیں۔ یہ ڈاک خانہ کا نمبر رجسٹری اخبار ہے۔

مُبارک باد

میاں نور محمد صاحب ننگہ ضلع جالندھر کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت اقدس نے عبدالرحیم رکھا ہے۔

ناظرین سے التماس ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے طول عمر دے نیز نافع الناس وجود ثابت کرے۔ آمین

گلدستہ اخبار

گورنمنٹ کے رفاہ عام کے محکمے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسے محکمے جو محض رفاہ عام کی غرض سے قائم کئے گئے ہیں وہ پبلک کی درخواستوں کو غلط انداز نظر سے بھی دیکھنا کیوں پسند نہیں کرتے جب وہ پبلک آمدنی سے چل رہے ہیں تو پبلک کی بہبودی و آسائش کا خیال ایسے محکموں کا اولین فرض ہونا چاہیئے۔ برٹش گورنمنٹ کو ہندوستان میں اگر کسی شے نے ہر دلعزیز بنایا ہے تو ڈاکخانہ اور ریلوے ہی ہے۔ مگر ہم نہایت افسوس سے دیکھ رہے ہیں کہ روز بروز سہواً یا عمداً ایسی کارروائیاں عمل میں لائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے پبلک کا بیشتر حصہ بدظن ہو رہا ہے انتظامات ریلوے کی طرف سے عام نفرت ہوتی جاتی ہے کیونکہ مسافروں کے بیشتر حصہ سے حیوانوں کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور ان کی آرام و آسائش کی کچھ پروا نہیں کی جاتی۔ کچھ عرصہ سے ایسی واردانیں سننے اور دیکھنے میں آئی ہیں کہ اب جان و مال کے نقصان سے قطع نظر ہندوستانی خاتونوں کی عصمت بھی بہت کچھ معرض خطر میں ہے۔ اب ہندوستان کی تجارت پیشہ جماعت کو ڈاکخانہ کے جدید وی پی فارموں سے جو دقت اور پریشانی پیش آرہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ بعض اوقات مہینوں تک قیمت وصول ہی نہیں ہوتی۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ایک روپیہ دوسرے کو ادا ہو گیا ہے۔ اس میں نہ صرف پبلک کو بلکہ ملازمین ڈاکخانہ کو بھی سخت دقتیں پیش آرہی ہیں۔ باوجودیکہ پبلک اور ان کے اخبارات جدید طریقہ وی پی پر اعتراضی آوازیں بلند کر چکے ہیں مگر منتظمین ڈاکخانہ اس کی کچھ پروا نہیں کرتے۔

ابھی یہ شکایت رفع نہ ہوئی تھی کہ تار کے نئے فارموں سے جو اندرون ہند کے پیغاموں کے لئے جاری ہوئے ہیں کارخانہ والوں کو کئی شکایتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ نئے قاعدہ کے مطابق مرسل الیہ مقام رسید تار نہیں درج نہیں کیا جاتا اور پیغام کے ساتھ روانگی کی تاریخ اور الفاظ کی مجموعی تعداد بھی نہیں لکھی جاتی۔ جس سے ایسے کارخانوں کو جہاں سے بیسیوں تار روزانہ روانہ ہوتے ہیں مختلف مقاموں کی رسیدات چھلنے میں سخت دقت پیش آئی ہے۔

پس ٹیلیگراف اور پوسٹل ڈیپارٹمنٹ کو اپنی اپنی جگہ ان نقائص کو حتی الوسع جلد رفع کرنا چاہیئے کیونکہ پبلک کی شکایتوں پر بھی ان کا قرار واقعی انسداد نہ کرنا پبلک کو نہ صرف پبلک محکموں سے بلکہ گورنمنٹ سے بدظن کرنا ہے۔

نواب وقار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب سکرٹری علی گڑھ کالج اکو گورنمنٹ کی طرف سے نواب کا خطاب عطا ہوا۔ نواب صاحب کو اس خطاب ملنے کا اعلان گزٹ آف انڈیا میں ہو گیا۔ ہماری یہ رائے ہے کہ نواب وقار الملک بہادر کو خطاب ملنے پر قومی خوشی منائی جاوے جس طرح سیکڑوں تار مبارکباد کے نواب صاحب کے پاس پہنچے ہیں اسی طرح ضرورت ہے کہ ہر شہر کے مسلمان جلسہ کر کے گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس شکرگذاری کے تار روانہ کریں۔

۳۰۰ میل پر نشانہ لگانیوالی توپ

حال میں ایک نئی قسم کی برقی توپ ایجاد ہوئی ہے۔ جس سے خیال ہے کہ آلات حرب میں بہت سا انقلاب واقع ہو جائیگا آج تک جس قدر تجربات کئے گئے ہیں۔ ان سے اس امر کا یقین کیا جاتا ہے کہ موجد کا دعوے بالکل صحیح ہے اور یہ کہ اس سے اعلےٰ قسم کی توپ آج تک کبھی ایجاد نہیں ہوئی۔ اس کے موجد کا نام مسٹر ڈبلیو ایس سمپسن ہے اور وہ وکٹوریہ سٹریٹ لندن کے ایک کارخانے کا مالک ہے۔ اس نے اس توپ کی خوبیاں حسب ذیل بیان کی ہیں۔

(۱) توپ ۲۰۰۰ پونڈ تک وزنی گولے کو ۳۰۰۰ فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے چلا سکتی ہے۔

(۲) یہ لندن سے پیرس میں (جو ۳۰۰ میل کا فاصلہ ہے) گولہ پھینک سکتی ہے۔

(۳) چلنے کے بعد پیچھے نہیں ہٹتی۔ اس لئے سب جگہ آسانی سے رکھی جا سکتی ہیں۔

(۴) چلتے وقت اس کے اندر سے دھواں یا آگ نہیں نکلتی۔

(۵) اس پر لاگت بہت کم آتی ہے۔ اور سادی اسقدر ہے کہ ایک مرتبہ سمجھ لینے کے بعد ہر کاریگر اسے آسانی سے بنا سکتا ہے۔

(۶) اس میں طاقت اس قدر ہے کہ ہر قسم کے زرہ بکتر میں گولی داخل کر دیتی ہے۔ اس توپ کی طرز ساخت بالکل سادہ ہے۔ چلاتے وقت اس میں باروت نہیں ڈالا جاتا۔ نہ دھواں دیتی ہے اور نہ چلنے کے بعد معمولی توپوں کی طرح پیچھے کو ہٹتی ہے۔ اس لئے چھوٹے سے چھوٹے جہاز پر رکھ کر چلائی جایا کرے گی تو طریق جنگ میں اسقدر تبدیلی واقع ہو جائے گی۔ جس کا اندازہ لگانا مشکل ہے جن لوگوں نے برقی ٹرینوں پر سفر کیا ہے وہ اس توپ کے متعلق صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ ٹیوب (نالی) کو توپ اور ٹرین کو گولہ فرض کر لیجئے۔ ٹرین کا وزن بالاوسط ۱۲۰ ٹن ہوتا ہے۔ اس قسم کی ٹرین کی رفتار ابتدائی ۱۰۰ فٹ بیں ۴۰ میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اگر ٹرین کا وزن توپ کے گولے کے برابر ہوتا۔ اور اس میں اس قدر طاقت صرف کیجاتی۔ تو خیال کر لیجئے کہ اس کی رفتار کس قدر بڑھ جاتی۔ ٹرین کی رفتار ۱۰ میل فی ثانیہ ہوتی ہے۔ پس یہ سمجھ لینا کچھ مشکل نہیں۔ کہ توپ کے گولے جیسی ہلکی شئے ۱۲ یا ۱۰ میل فی ثانیہ کی رفتار سے نہایت آسانی سے چلائی جا سکتی ہے جس توپ پر آجتک تجربات کئے گئے ہیں وہ ۱۲۵ فٹ لمبی ہے اور ۵۰۰ پونڈ وزنی گولہ پھینک سکتی ہے گو اب تک اس میں صرف ۵ پونڈ وزنی گولہ ہی استعمال کیا گیا ہے۔

بہت سی وجوہات بہ ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی ہیں کہ توپ کے گولے کی رفتار کا اس قدر زیادہ ہونا ناممکن ہے۔ ایک مثال شہاب ثاقب کی بھی پیش کی گئی ہے۔ مگر اس کا توپ کے گولے سے مقابلہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اول الذکر ناہموار اور آخر الذکر ہموار صاف ہوتا ہے۔

معترض کا بیان ہے کہ جب ستارہ رگڑ کی وجہ سے روشن ہو جاتا ہے۔ تو یہ بات کیسے ممکن ہے کہ توپ کا گولہ اتنی دور چلنے میں آگ نہ پکڑے۔ مگر جدید سائنس اس کے بہت سے طریقے بتلاتی ہے۔ جن سے گولہ ایک خاص مقام پر پہنچنے سے پیشتر نہیں پھٹ سکتا۔ اس توپ کی طاقت اس قدر ہوگی۔ کہ جہاں اور توپوں کا گولہ مشکل سے پہنچ سکتا ہے۔ وہاں اس کا نشانہ بالکل بے غلطی ثابت ہوا کریگا۔ ۳۰۰ میل کے اندر (جو اس کے گولے کی رفتار ہوگی) گولے کا قبل از وقت پھٹنا قرین قیاس نہیں۔ اس توپ کا منہ بھی چپٹا ہوگا جس سے گولہ باری نہایت صحت سے ہو سکتی ہے۔

ایک شخص کا بیان ہے کہ یہ توپیں موجودہ توپوں سے اس قدر افضل ہوں گی۔ جس قدر زمانہ گزشتہ کی توپیں آج کل رائفلوں سے خراب ہیں۔

بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان توپوں کے رائج ہونے سے طریق جنگ ایسا بھیانک اور خوفناک ہو جائیگا۔ کہ لوگ خواہ مخواہ اس سے بچنا پسند کرینگے۔ بہر حال راقم مضمون کی یہ رائے ہے کہ گو ان توپوں کی خونریزی سے خائف ہو کر بہت سی قومیں انہیں خریدنے کا ارادہ بھی دل میں نہ لائیں گی تاہم یہ امر قرین قیاس نہیں۔ کہ جنگ صفحہ ہستی سے بالکل معدوم ہو جائے۔ انگلستان والوں کو ان توپوں سے بہت فائدہ ہوگا کہ وہ سمندر پر کھلے بندوں اپنا قبضہ جماتے چلے جائینگے۔ جب یہ توپیں ان کے جنگی جہازوں پر جم گئیں تو کون سی ایسی طاقتیں ہیں۔ جو اکٹھی ہو کر انگلینڈ کی گولہ باری کا مقابلہ کر سکیں۔ اس میں شک نہیں کہ اور قومیں بھی اس

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ سیٹ سیدھی ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے مع ہینڈل کاک کین اور ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پایدار ہیں قیمت ۲ روپیہ۔ کرکٹ بیٹ سیدھی ریشے دار کشمیری لکڑی عہ کین ہینڈل ہے ربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ عہ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا عہ۔ کرکٹ بیٹ آل کین لکڑی اچھی مضبوط اور پایدار پریکٹس کے لئے عہ۔ کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے عہ

بچوں کے کرکٹ بیٹ ۱۲ ۱۳ برس کے واسطے دو سٹ ایک کرکس ایک بال لکڑی کا فی بکس فی سٹ سے

فٹ بال عمدہ کاؤ ہائڈ پایدار مضبوط بلیڈر نہایت پایدار سے

" " " عہ

بچوں کے لئے فٹ بال مع بلیڈر

" "

کرکٹ بال گسٹ سون نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے کے

" دھاگے کے میچ

" پریکٹس

کرکٹ ولیس فی کاپی

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ ڈھپی

سارٹیفکیٹ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم پریکٹس بیٹ پریکٹس وکٹ۔ فٹ بال وغیرہ پہنچا۔ ہر طرح سے قابل تعریف پایا۔ میرے خیال میں اس سے بہت کم ہیں اس کو کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔ نیاز محمد حاکم علی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول اسجانپور ٹیرہ کانگڑہ ۵ اپریل ۱۹۰۸ء

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے آٹا فی گھنٹہ ۶ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ... مبلغ ... سے مبلغ ۱۰ بجلانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے

جبکہ آپ کی طبیعت درست رہو اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی شکایت ہے آپ مرد خود سے یہ سوال کیجئے آیا دن بھر میں مجھے ایک مرتبہ دست صاف ہوجاتا ہے؟ اگر یہ بات نہ ہو تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنر پلس) کھا لیجئے۔ دوسرے روز صبح آپ کو دست صاف ہوگا۔ اور پیشتر کی بہ نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ عرصہ تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں کہ جو دنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے بخوبی سمجھ جائیگا کہ کیوں قبض سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکایات ہیجان صفرا۔ صفراوی بخار یا تپ۔ بدہضمی۔ سستی۔ چھون کی گراوری جسم کی نقاہت یعنے چکر آنا

درد سر۔ نفخ۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ اور مستورات کی بیمار ... اگر کچھ عرصہ تک ... یہی حالت رہی تو خون کثیف ہوجا... صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہوجاتی ہے۔ ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈنر پلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں اور مذکور الصدر ... کو شافی ہیں کیونکہ وہ فاسد مادے اور زہریلے بخروں کو آنتوں میں سے نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔ صفرا یعنے پت کو اچھی طرح بہاتی ہیں۔ جسم کو پاک اور صاف کرتی ہیں اور مرد عورت اور بچہ کو جلد اور ہمیشہ کے لئے صحت بخشتی ہیں۔

DOAN'S DINNER PILLS

بارہ آنہ والی

قیمت ۸ر ۱۲ار۔ بارہ آنہ والی شیشی میں ساٹھ گولیاں ہیں جو ۸ر آنہ والی شیشی کی گولیوں سے چگنی ہیں۔ کل دوا فروش فروخت کرتے ہیں یا ڈون پی۔ او۔ باکس ۲۰ بمبئی کے پاس سے۔

ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹ منٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہوجاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا چھاجن بواسیر (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ باد ... حوا۔ کیڑ۔ چنبہ۔ داد۔ اور سلاہا کی سب طرح کی سوزش نمکین شورا اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں آرام بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوا کاشکار کے پاس قیمت ۲ دو روپیہ فی ڈبیا

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں کمیشن و منافع سر آپ مالا مال ہو سکتے ہیں اس تریاق بےنظیر و سریع الاثر مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضل تعالیٰ بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اسکے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں جلد صحت و سرور حاصل ہوگا۔ تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کے لئے جن کو بیہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہوجاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ کیلئے بشرط حلفی اقرار عدم افشاء راز نسخہ اس کا طیار کرنا بھی سکھایا جاتا ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ۔ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں نصف قیمت

نوٹ۔ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ زر اجرت سے مطلع فرماویں

المشتہر فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری میں دکھاتی ہے لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بھلا کسی کا کچھ بھی دھوکا ہے۔ قوائے متناسلہ کی شکایات ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت لاحق ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے متناسلہ انشاء اللہ تعالیٰ دور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی باہیہ شکایات کیلئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ مارے یہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر پسند ہو تو طلب فرمائیں۔ قیمت فی بکس ایک روپیہ۔ عمہ

طلا طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریاں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں۔ اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ اس کو منیر پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزمائیں قیمت ...

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت تیز کرنے والا قیمت یک تولہ ۸ر

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کر کے دانت ... آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے فی بکس ۸ر

المشتہر حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلبگڑھ ضلع دہلی

حل طلب معمہ انعامی دوسو روپیہ نقد

دوسو روپیہ نقد دفتر پیسہ اخبار لاہور میں امانت رکھد ئے گئے ہیں جو معمہ ذیل کے حل کرنیوالے کو انعام دئے جائینگے بشرطیکہ وہ کم از کم خورد پاکٹ کیس ادویات بھی خریدے معمہ یہ ہے:

اس اشتہار میں ایک تین حرفی لفظ درج ہے جب وہ صحیح و سالم رکھا جائے تو سوگند کے معنے دیتا ہے۔ اور اگر اس کا پہلا حرف اڑا دیا جائے تو زہر قاتل کے معنے نکلتے ہیں۔ بتاؤ وہ کون اور اشتہار میں کس جگہ موجود ہے؟

نوٹ: حل معمہ کے ساتھ ہی اڑھائی روپے قیمت پاکٹ کیس ادویات بذریعہ منی آرڈر ۱۵ مئی ۱۹۰۶ء تک منیجر شفاخانہ جوہر امرتسر کے پتہ پر آنے چاہئیں۔ جن کے وصول ہونے پر پاکٹ کیس ادویات بذریعہ پیڈ پارسل روانہ کر دیا جاویگا۔ اور دوسو روپیہ انعام ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کو دیا جاویگا۔ اور اگر ایک سے زاید صاحبان نے صحیح جوابات روانہ کئے تو انعام حصہ رسدی سے تقسیم ہوگا بذریعہ قرعہ اندازی۔ یہ حل کنندگان معمہ کی کثرت رائے پر منحصر ہے۔ حل معمہ کے ساتھ ہی اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک قیمت پاکٹ کیس وصول نہ ہوگی کوئی شخص انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

ایک ہزار روپیہ نقد

علاوہ قیمت واپس کر دینے کے اُس شخص کو دیا جاویگا جو اس پاکٹ کیس کی ادویات کو غیر مفید اور بے سود ثابت کر دے۔ اگر (خدا نہ کرے) میں قیمت واپس کرنے یا ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش کروں تو بموجب اس اعلان کے وہ بذریعہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔ اب آپ کو بھی قسم ہے کہ یا تو انعام حاصل کریں یا پاکٹ کیس ادویات سے فائدہ اٹھائیں۔

جوہر

سابقہ انعامات حل معمہ جات

ذیل کے اصحاب کو دیئے گئے:

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار پنجاب سنگھ صاحب بمقام اباری ضلع منٹگمری ہونے کی جیبی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام لالہ بشمبر داس ایجنٹ لالہ گوبند رام صاحب پلیڈر لاہور

الغام بکنسوپ ساگر شفاخانہ جوہر

گراموفون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام بابو فیروز الدین صاحب پوسٹ ماسٹر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ملک برھما

پاکٹ کیس ادویات

معتبر حضور والیسرائے

(ناصر السلطنت شہنشاہ ہندوستان و انگلستان) و وائسرایان یورپ و ہندوستان سلاطین یونان و نوابان و راجگان و امرائے و ایڈیٹران و ڈاکٹران و حکماء و علماء

اڑھائی روپیہ میں حکیم حاذق

یعنی پاکٹ کیس ادویہ یا جوہری

خدا شاہد ہے کہ اس پاکٹ کیس کے ذریعہ آج تک مختلف امراض کے ایک لاکھ سے زیادہ مریض شفا پا چکے ہیں۔ جس ڈاکٹر یا حکیم کے پاس یہ بکس ہو اسکو حتی الامکان بجز کسی اور نسخہ کا ترددہ نہ کرنا پڑیگا۔ جس عیالدار کے پاس یہ بکس ہو اسکو کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس سے زیادہ بیماریوں کی مجرب اور مفید ادویات موجود ہیں۔ یہ ترکیب استعمال جوہری بکس کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ اب ہر شخص عام فہم ہے جو ہر ایک کی سمجھ میں بخوبی آ جاتا ہے۔

یہ پاکٹ کیس بڑی جانفشانی سے انگریزی و یونانی ادویات کے جواہر کو ترکیب دیکر ان اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر سفر یا ایسے مقاموں میں رہتے ہوں جہاں حکیم و ڈاکٹر وقت پر نہ مل سکیں یا اُن عیالداروں کے لئے جن کو اکثر امراض کی شکایتوں کیوجہ سے حکیموں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن غربا نوازوں کے لئے جو خلق خدا کو فی سبیل اللہ دوا تقسیم کرتے ہیں غرضیکہ یہ بکس ہر ایک انسان کے لئے گویا بغل میں حکیم حاذق ہے جس سے وقت بیوقت پورے حکیم کا کام لے سکتے ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اسے زبدۃ الحکمت مان لیا ہے جس کی ادویات سے مریضوں کا علاج کرکے پانچ کے پچاس کما رہے ہیں۔

امراض امراض چشم۔ اسہال۔ کرم شکم۔ تلی بلہ۔ سرعت۔ رقت۔ سستی۔ نامردی۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک۔ درد کمر۔ سیلان۔ بندش حیض۔ قے۔ بدہضمی۔ کھانسی۔ بخار ہر قسم۔ مروڑ پیچش۔ طاعون۔ درد سر۔ درد شقیقہ۔ حمہ جلاب۔ درد دانت۔ بواسیر ہر قسم۔ گھیہ۔ بخوابی۔ سنگ مثانہ۔ درد شکم۔ درد معدہ۔ بھگندر۔ زنبور گزیدہ۔ درد زہ۔ درد اعصاب۔ جذام۔ بالچھڑ۔ قبض۔ رکاوٹ بول۔ جریان۔ رعشہ۔ بچوں کی پسلی۔ چنبل۔ اورام ہر قسم۔ ضیق النفس۔ (پاکٹ کیس نہایت خوبصورت مار بل کلاتھ کا بنا ہے جس پر سنہری کام عجب بہار دیتا ہے)

پاکٹ کیس خورد دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) محصول ۵ر۔ خورد پانچ روپیہ (صہ) محصول ۸ر۔ کلاں دس روپیہ (عنہ) محصول ۱۱

ملنے کا پتہ:۔ ڈاکٹر جوہر ایل ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن امرتسر (پنجاب)

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا